اسلام میں دوستی ودشمنی کا عقیدہ

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

(سنیئر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: محاضرات في العقيدة والدعوة جلد 1 درس 13 الولاء والبراء فی الإسلام

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی اور اس کے رسول کی محبت کے بعد اللہ کے اولیاء (دوستوں) کی محبت اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی واجب ہوجاتی ہے۔

اسلامی عقیدے کے اصول میں سے ہے کہ ایک مسلمان پر واجب ہے جو اس عقیدے کو بطور دین اپناتا ہے کہ وہ اس عقیدے کے حاملین سے دوستی رکھے اور اس کے دشمنان سے دشمنی۔ چناچہ وہ اہل توحید واخلاص سے محبت ودوستی کرے، جبکہ اہل شرک سے نفرت اور دشمنی کرے۔ اور یہ ملت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور جو ان کے ساتھی تھے ان (کے اس منہج) میں سے ہے کہ جن کی پیروی واقتداء کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ﴾ (الممتحنۃ: 4)

(یقیناً تمہارے لیے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے ایک اچھا نمونہ تھا، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک ہم تم سے اور ان تمام چیزوں سے بری ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ہم تمہیں نہیں مانتے اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہوگیا، یہاں تک کہ تم اس اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ)

اور یہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بھی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (المائدۃ: 51)

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، ان تو بس ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے گا تو یقیناً وہ ان میں سے ہے، بے شک اللہ تعالی ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا)

یہ اہل کتاب سے موالات (محبت ودوستی) رکھنے کے حرام ہونے کے بارے میں ہے، جبکہ عمومی طور پر تمام کافروں سے موالات کے حرام ہونے کے تعلق سے فرمایا:

﴿يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾(الممتحنہ:1)

(اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ)

بلکہ اللہ تعالی نے تو مومنین پر کافروں سے موالات کو حرام قرار دیا ہے چاہے نسب کے اعتبار سے وہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾(التوبۃ23)

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت رکھیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظالم ہیں)

اور فرمایا:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ﴾(المجادلۃ:22)

(تم ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں نہیں پاؤ گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کا خاندان)

حالانکہ اس عظیم اصول سے بہت سے لوگ لاعلم ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے بعض ایسے لوگوں تک کو عربی ریڈیو پر سنا جو علم و دعوت کی طرف منسوب ہوتے ہیں کہ نصاریٰ ہمارے بھائی ہیں، سبحان اللہ! یہ کیا ہی خطرناک بات ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے یقیناً اسلامی عقیدے کے دشمن کافروں سے موالات کو حرام قرار دیا ہے تو اس کے برعکس اس نے مومنین سے موالات ومحبت کو واجب قرار دیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ. وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾(المائدۃ:55-56)

(تمہارے دوست تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، وہ جو نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ (اللہ کے آگے) جھکنے والے ہیں، اور جو کوئی اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو دوست بنائے جو ایمان لائے ہیں تو یقیناً حزب اللہ (اللہ کا گروہ) ہی وہ لوگ ہیں جو غالب ہیں)

اور فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ﴾(الفتح:29)

(محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں)

اور فرمایا:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾(الحجرات:10)

(مومن تو بھائی بھائی ہیں)

لہذا مومنین دین وعقیدے میں بھائی بھائی ہیں اگرچہ ان کے نسب، وطن اور زمانے ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾(الحشر:10)

(اور جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنہوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت

کرنے والا، نہایت رحم والا ہے)

پس مومنین اول خلقت سے لے کے آخر تک خواہ جتنے ہی ان کے وطن دور ہوں، زمانوں میں فاصلہ ہوں، بہر حال بھائی ہیں اور باہم محبت کرنے والے ہیں، ان کے آخر والے ان کے پہلے والوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں، ایک دوسرے کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔